(۱) کریڈٹ کارڈ اور اس پر ملنے والے پوائنٹس کے استعمال کا حکم

(۲) سودی بینک کے کسی بھی قسم کے اکاؤنٹ میں ملنے والے پوائنٹس کے استعمال کا حکم

(۳) کریڈٹ کارڈ اور سودی اکاؤنٹ کے کیش بیک کا حکم

مصدقہ: حضرت شیخ الاسلام صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مجیب: عبدالمقیت سکھروی

تخصص فی الافتاء، دوم

Scanned with CamScanner

33501

My bank gives Reward/Loyalty points every time I use my credit card. I can redeem these points for a wide range of products. I can also redeem these points against my credit card outstanding amount. I have the following question regarding these points.

1. Is it halaal to use these points? If yes, can you also advise under which conditions these points become haraam to use.

2. Are the rulings same for the points earned in savings account? (Reward points in savings accounts are earned for salary credits, online transactions and purchase of bank's products)

3. Are the cash backs given by the bank for credit card and savings account halaal?

I always get a thought that the primary source of bank's income is interest money and whatever discounts/rewards the bank gives to its customers will directly/indirectly link to this interest money which is haraam to use.

(سوال کا ترجمہ)

میرا بینک مجھے کریڈٹ خرچ کرنے پر پوائنٹ دیتا ہے جس سے میں بہت ساری چیزیں خرید سکتا ہوں یا پھر کوئی قسط بینک کو ادا کرنی ہے اس میں بھی خرچ کر سکتا ہوں، اس بارے میں میرے یہ سوالات ہیں:

۱۔ ان پوائنٹس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو کن صورتوں میں ناجائز ہو جاتا ہے؟

۲۔ کیا یہی حکم سیونگ (یعنی سودی) اکاؤنٹ کا بھی ہوگا (یہ پوائنٹس سیلری کریڈٹس یا آن لائن خریداری یا بینک کی پروڈکٹس خریدنے سے حاصل ہوتے ہیں)؟ سے ملنے والے پوائنٹس

۳۔ کریڈٹ کارڈ اور سیونگ اکاؤنٹ پر جو بینک کی طرف سے کیش بیک، دیا جاتا ہے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

مجھے خیال آتا رہتا ہے کہ چونکہ بینک کی اکثر آمدنی سود سے ہوتی ہے تو جو بھی ڈسکاؤنٹ وغیرہ دیا جاتا ہے، وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ سود کا پیسہ ہوگا جس کا استعمال ناجائز ہے۔

Usman Khawja
A20 Block 13C Gulshan Iqbal Karachi
03317537142

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳۶/۲۲۵۳

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ کریڈٹ کارڈ بنواتے وقت چونکہ سودی معاملہ کرناپڑتاہے اس لئے عام حالات میں اس کا بنوانا جائز نہیں ہے، لہذا اگر کسی شخص کو ڈیبٹ کارڈ یا چارج کارڈ کی سہولت میسر ہو تو اس کے لئے کریڈٹ کارڈ بنوانا جائز نہیں، لیکن اگر کسی نے کریڈٹ کارڈ بنوالیا ہو یا کسی مجبوری کی وجہ سے بنوانا ضروری ہو تو اس کا استعمال (یعنی اس کے ذریعہ خریداری وغیرہ) درج ذیل شرائط کے ساتھ درست ہوگا:

(الف) حاملِ کارڈ اس بات کا پورا انتظام کرے کہ متعین وقت سے پہلے پہلے ادائیگی کردی جائے گی اور کسی بھی وقت سود عائد ہونے کا امکان نہیں ہوگا۔

(ب) اس کارڈ کو غیر شرعی امور میں استعمال نہ کیا جائے۔

(ج) اگرچہ سود عائد ہونے سے پہلے پہلے ادائیگی کردی جائے مگر چونکہ کریڈٹ کارڈ کا معاہدہ سود کی بنیاد پر ہوتا ہے اس لئے حاملِ کارڈ اس سودی معاہدہ پر توبہ واستغفار کرے اور کوشش کرے کہ کریڈٹ کارڈ کے بجائے اپنی ضرورت ڈیبٹ کارڈ سے پوری کرے۔(مستفاد من فتاویٰ عثمانی، ج:۳، ص:۳۵۴، التبویب:۸۲/۱۷۶۴)

درج بالا تفصیل کے مطابق اگر مجبوری میں کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا پڑے تو اس کے استعمال پر ملنے والے پوائنٹس کا استعمال کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ کارڈ جاری کرنے والے بینک یا ادارہ کی حیثیت مقرِض (قرض دہندہ) کی ہوتی ہے، اور حاملِ کارڈ (کارڈ ہولڈر) ان اداروں کے لئے مقروض کا درجہ رکھتا ہے اور قرض دہندہ اگر اپنے مقروض کو کوئی انعام دے تو وہ سود کے حکم میں نہیں ہوتا، ہاں مقروض اگر قرض دہندہ کو قرض کی وجہ سے کوئی انعام دے تو وہ سود کے حکم میں ہوتا ہے، البتہ بینک کی طرف سے یہ احسان چونکہ ایک سودی معاہدے کی بنیاد پر ہو رہا ہے، اور بظاہر اس کا مقصد بھی کارڈ ہولڈرز کو اس معاملے پر باقی رکھنا ہوتا ہے اس لئے اس سے بچنا مناسب ہے۔(ماخذہٗ التبویب:۷۲/۱۶۱۸ بتصرف)

بحوث في قضايا فقهيه معاصرة:164/2

فالجائزة التي يقدمها مصدر البطاقة الي حاملها هي جائزة من قبل المقرض الي المستقرض، فهو تبرع محض، لا قمار فيه ولا ربا، أما القمار، فلأن حامل البطاقة لم يعلق شيئا من ماله على خطر. وأما الربا، فانه يتحقق باعطاء زيادة من المسقرض الي المقرض، وليس في العكس، فلو أعطى مقرض شيئا للمستقرض علاوة على القرض، فانه تبرع محض لا يلزم منه الربا.

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

(۲)۔۔۔سودی بینک کے سودی اکاؤنٹ یا کرنٹ اکاؤنٹ پر ملنے والے پوائنٹس کا حکم کریڈٹ کارڈ کے پوائنٹس سے مختلف ہے، کیونکہ سودی بینک میں کوئی بھی اکاؤنٹ کھلوانے والے کی حیثیت مقرِض (قرض دہندہ) کی ہے اور بینک کی حیثیت مقروض کی ہے، اور مقرِض کا قرض دے کر اس سے فائدہ اٹھانا سود ہے، لہٰذا سودی اکاؤنٹ کھولنا اور اس پر سود حاصل کرنا حرام ہے اور سودی بینک اکاؤنٹ ہولڈر کو مذکورہ پوائنٹس بھی چونکہ اکاؤنٹ کھلوانے کی وجہ سے دیتا ہے، (اور سودی بینک میں اکاؤنٹ کھولنے کی شرعی حیثیت قرض دینے کی ہے) اس لئے سودی بینک کے کسی بھی اکاؤنٹ پر ملنے والے پوائنٹس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

السنن الكبرى للبيهقي (ط الهندية) (5/ 350)

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، وأبو سعيد بن أبي عمرو، قالا: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا إبراهيم بن منقذ، حدثني إدريس بن يحيى، عن عبد الله بن عياش، قال: حدثني يزيد بن أبي حبيب، عن أبي مرزوق التجيبي، عن فضالة بن عبيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: **كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا** موقوف.

دار الافتاء
نمبر ۳۶/۲۲۵۳
۱۴۴۲/۶/۲۰
۲۰۲۱/۲/۱

بحوث في قضايا فقهية معاصرة [أحكام الجوائز] (162/2)

وكذٰلك حسابات التّوفير، والودائع الثابتة في البنوك التقليدية كلها قروض ربوية، فالجوائز الممنوحة عليها حرام بالطّريق الأولى.

(۳)۔۔۔کریڈٹ کارڈ پر ملنے والے کیش بیک کا حکم جواب نمبر (۱) میں دی گئی تفصیل کے مطابق وہی ہے جو پوائنٹس کا حکم ہے، جبکہ سیونگ اکاؤنٹ پر ملنے والا کیش بیک استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبدالمقیت سکھروی عفراللہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/جمادی الثانیۃ/۱۴۴۲ھ
2/فروری/2021ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۹-۶-۴۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲۰/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
عبداللہ الداغستانی
۲۳/۶/۴۲ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۲۴/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
عبدالمنان عفی عنہ
۲۱/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
۲۶/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۲/۶/۲۱ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۲/۶/۲۱

الجواب صحیح
۱۴۴۲/۶/۲۲ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۲/۶/۲۳ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۱/۶/۱۴۴۲ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً ومصلياً

1. It should be noted that since obtaining a credit card is an interest-based transaction, it is impermissible under normal circumstances to do so. Therefore, if the services of a debit card or a charge card are available, obtaining a credit card is impermissible. However, if someone did obtain a credit card or it was permissible for him to do so due to necessity, its use is permissible given the following:

a. The cardholder ensures that payments are made before interest can accrue and ensures that it is impossible for interest to accrue.

b. The card is not used for non-Shariah compliant purchases.

c. Although payments are made before interest can accrue, but, since this is an interest-based transaction, the cardholder should ask Allah for forgiveness and try to fulfill his needs with a debit card.

Based on the above-mentioned explanation, if one must use a credit card, then the points obtained from using such a card are also permissible. This is due to the fact that the card issuing entity is the lender and the cardholder is the borrower. And if a lender gifts its borrower anything, it will not be considered interest. However, since this gift is the result of an interest-based transaction and is apparently intended to keep the cardholder signed on to the contract, it would be best to avoid such gifts.

2. The points earned from an interest-bearing account in a conventional bank are different from the points earned from a credit card. This is due to the fact that anyone who opens an account in a conventional bank is a lender to which the bank is the borrower and a lender giving a loan and then benefiting from that loan is interest. Therefore, opening an interest-based account and benefitting from its interest is prohibited. Since the account holder gets these points as a result of opening an account (and opening an account in a conventional bank is the equivalent of giving a loan to the bank), therefore, points earned from any account in a conventional bank are not permissible to use.

3. The ruling for cashbacks on credit cards is that same as that for points mentioned in Answer #1 whereas the cashback earned from savings accounts is impermissible.

And Allah Ta'ala Knows Best

Abdul Muqeet Sukkurvi
Darul Ifta Darul Uloom Karachi
Jumada al-Thani 23th, 1442
February 6th, 2021

Answer and Translation are Correct

Bilal Ahmad Qazi
Darul Ifta Darul Uloom Karachi
Jumada al-Thani 23th, 1442
February 6th, 2021

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یادداشت برائے تبویب

(فتویٰ نمبر: ۳۶/۲۲۵۴)

اس استفتاء میں دوسرا اور تیسرا سوال سودی بینک کے کھاتہ داروں کو بینک کی طرف سے ملنے والے جوائز کے بارے میں تھا، لہٰذا اس فتوے میں جوائز (پوائنٹس، ڈسکاؤنٹ، کیش بیک) کے عدمِ جواز کا حکم اس صورت میں ہے جب یہ جوائز بینک کی طرف سے دیئے جائیں اور دینے والا ''سودی بینک'' ہو، لیکن اگر جوائز دینے والا غیر سودی بینک ہے تو ان جوائز کے حصول میں وہی تفصیل ملحوظ رکھی جائے گی جو فتویٰ نمبر: (۵۷/۱۹۰۲) کے جواب نمبر: (۳) کی شق: 'الف' اور 'ب' میں ڈیبٹ کارڈ پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کے سلسلے میں لکھی گئی ہے، اور اگر یہ جوائز اس کمپنی یا اسٹور کی طرف سے ہوں جس سے خریداری کی جارہی ہے تو دو صورتیں ہیں:

(۱) جوائز کی ادائیگی مکمل طور پر کمپنی/اسٹور کرے،

(۲) جوائز میں سے کچھ حصے کی ادائیگی کمپنی/اسٹور کرے،

پہلی صورت میں مکمل اور دوسری صورت میں کمپنی/اسٹور کی ادائیگی کے بقدر جوائز کا حصول اُس کمپنی یا اسٹور کی طرف سے ہبہ یا حطِّ ثمن ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔ (مأخذہٗ التبویب: فتویٰ نمبر: (۵۷/۱۹۰۲) جواب نمبر: ۳)

سودی بینک اور غیر سودی بینک کے سیونگز اکاؤنٹ ہولڈر کو ملنے والے جوائز کے حکم میں فرق کی وجہ

حضرت نائب صدر صاحب کے ساتھ پہلی نشست

بندہ مولانا بلال قاضی صاحب کی معیت میں حضرت مد ظلہم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نشست میں حضرت والا سے درج ذیل باتیں ہوئیں:

سودی بینک کے سیونگز اکاؤنٹ پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ (جوائز) کے بارے میں تبویب کے دو فتاویٰ میں تعارض تھا، فتویٰ نمبر: (۵۷/۱۹۰۲) میں سودی معاملے پر بنیاد ہونے کی وجہ سے عدمِ جواز کا حکم لکھا گیا تھا (جو کہ اب بھی برقرار ہے)، جبکہ فتویٰ نمبر: (۳۴/۱۷۱۸) میں کرنٹ اکاؤنٹ میں لگائی گئی شروط کے ساتھ جائز لکھا گیا تھا (جبکہ اس حالیہ فتوے میں کرنٹ اکاؤنٹ میں شروط کے ساتھ بھی جائز نہیں قرار دیا گیا، جس کی تفصیل دوسری نشست کی روداد میں آگے آرہی ہے) کہ بینک اگر سب اکاؤنٹ ہولڈرز کو یہ ڈسکاؤنٹ (جوائز) دیتا ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ بینک یہ جوائز دیتے وقت اکاؤنٹ کی رکھی ہوئی مقدار کو مدّ نظر نہیں رکھتا، بلکہ اپنے سب اکاؤنٹ ہولڈرز کو یہ جوائز ''کاروباری تعلق'' کی وجہ سے دے رہا ہے، لہٰذا یہ قرض پر نفع نہیں اور جائز ہونا چاہیے، اس سلسلے میں حضرت والا مدّ ظلہم نے فرمایا کہ:

''مشروط زیادتی جو کہ ربا ہوتی ہے، وہ ضروری نہیں کہ رأس المال کی کسی خاص نسبت سے متعلق ہوتی ہو، جو بھی زیادتی دے گا چاہے وہ کسی نسبت سے نہ ہو، مبلغ مکتوب ہو، وہ بھی ربا ہوتی ہے''

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned with CamScanner

نیز حضرت نے فرمایا کہ:

"سودی بینک کے ہر قسم کے کھاتہ داروں کو ملنے والے جوائز کے جائز ہونے کے لئے یہ تفصیل (کہ بینک یہ جوائز دیتے وقت اکاؤنٹ کی رکھی ہوئی مقدار کو مدّ نظر نہیں رکھتا، بلکہ اپنے سب اکاؤنٹ ہولڈرز کو یہ جوائز "کاروباری تعلق" کی وجہ سے دیتا ہے) کرنے پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ سودی بینک کے ہر قسم کے اکاؤنٹ ہولڈر کی حیثیت مقرِض کی ہے"

جبکہ غیر سودی بینک میں بعض مقرِض ہوتے ہیں، جبکہ بعض عقدِ مضاربت کے ارباب الأموال ہوتے ہیں، اس لئے یہ تفصیل سودی بینک کے کھاتہ داروں کے بارے میں کرنا درست نہیں ہے، لہٰذا اس نشست میں یہ فیصلہ ہوا کہ جوائز کے سلسلے میں سودی بینک کے سیونگز اکاؤنٹ اور غیر سودی بینک کے سیونگز اکاؤنٹ کے درمیان فرق ہے اور سودی بینک کے سیونگز اکاؤنٹ کے جوائز جائز نہیں ہیں۔

سودی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر کو ملنے والے جوائز کے بارے میں حکم کی وضاحت

حضرت نائب صدر صاحب کے ساتھ دوسری نشست

سودی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر کے جوائز کے بارے میں دار الافتاء سے اب تک "بحوث فی قضایا فقهية معاصرة" (ج:۲، ص:۱۶۲) میں بیان کی گئی شروط وقیود کے ساتھ جواز کا فتویٰ جاتا رہا ہے، بندہ انہی شروط و قیود کے ساتھ اب تک جاری ہونے والے فتاویٰ کے مطابق سودی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ کے جواز کا حکم لکھ کر حضرت والا مدّ ظلہم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ: "ان شروط و قیود کا عملی طور پر لحاظ نہیں رکھا جاتا"، بندے نے بحوث میں لکھی گئی تفصیل کے متعلق استفساراً عرض کیا کہ بحوث میں ان شروط و قیود کے ساتھ جواز لکھا گیا ہے؟ حضرت والا نے بحوث میں متعلقہ بحث کا مطالعہ کرنے کے بعد فرمایا کہ: "بحوث میں ایک فرضی صورت لکھی گئی ہے (کہ اگر پوری طرح ان شروط و قیود پر عمل کیا جائے تو جواز کی صورت ہو سکتی ہے)، لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا" لہٰذا سودی بینک کے سیونگ اکاؤنٹ کی طرح کرنٹ اکاؤنٹ میں ملنے والے جوائز بھی ناجائز ہیں۔

عبد المقیت سکھروی غفرلہٗ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۳/جمادی الثانیہ/۱۴۴۲ھ
6/فروری/2021ش

مولانا بلال احمد قاضی صاحب
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۳/جمادی الثانیہ/۱۴۴۲ھ
6/فروری/2021ش

۲۴-۶-۱۴۴۲

الجواب [illegible]
العبد محمود اشرف عفا اللہ عنہ
۲۸/۶/۱۴۴۲ھ
11-02-2021

دار الافتاء ۲۲۵۳/۳۶